www.KitaboSunnat.com

الکتاب والحکمۃ
تفسیری مباحث کے سلسلے میں

از حافظ ثناء اللہ مدنی

قرآن کریم شیعہ کی نظر میں!

اسلام کے زرّیں عہد اوّل سے لے کر آج تک ہر دور اور ہر زمانہ میں نسل در نسل مسلمان کا متفقہ طور پر اجماعی عقیدہ چلا آیا ہے کہ کتاب الٰہی ہر قسم کے حوادثات و تغیرات اور تبدیلیوں کے شائبوں سے محفوظ و مامون ہے۔

رُوئے زمین پر صرف شیعہ ایک ایسی مبہوت قوم ہے جس کے زعم باطل کے مطابق قرآن کریم اپنی اصلی شکل و صورت میں ہمارے درمیان موجود نہیں بلکہ اس کا کثیر حصّہ زمانہ کے دست برد ہو چکا ہے۔ (اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذِہِ الْعَقِیْدَۃِ الْفَاسِدَۃِ)

درحقیقت شیعہ کوئی مستقل مذہب نہیں بلکہ انتقامی جذبہ پر مبنی ایک منفی تحریک کا نام ہے جس کی بناء شمع رسالت کے جانثاروں صحابہ کرامؓ سے عداوت و دشمنی پر قائم ہے یہ وہی عظیم ہستیاں ہیں جنھوں نے غلبہ اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے شرق و غرب میں اسلامی پرچم کو لہرایا ان کے ہاتھوں دشمنان اسلام کو شدید ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔ بالخصوص یہود و نصاریٰ نے بڑی طرح ذلت آمیز شکستیں کھائیں۔ عیسائیوں نے صلیبی جنگیں لڑ کر انتقامی جذبہ کو ٹھنڈا کیا مگر یہودیوں میں اتنی ہمت نہ تھی کہ میدانِ کارزار میں مسلم مجاہدین کا مقابلہ کر سکتے اس لئے انھوں نے زیر زمین سازشوں کے جال پھیلانے شروع کر دیئے جس کے نتیجہ میں ابتداءً سبائی ٹولہ نمودار ہوا۔

ان لوگوں نے عمائدین اسلام کے بارے میں عوام کے اذہان میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرنے کی مہم شروع کر دی۔ کاتبین وحی، حفاظ قرآن اور اس کی نشر و اشاعت اور حفاظت کرنے والوں کے اعتماد کو مجروح کرنے کی سازش کی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس سے اُن کا اوّلین مقصد اسلام کے بنیادی ماخذ قرآن مجید سے لوگوں کا اعتماد مجروح کرنا تھا اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی حدیثِ پاک پر اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے لئے مثالی کردار کے حامل راویوں پر جرح و قدح کی مذموم اور ناکام سعی کرنا تھا تاکہ اس کے در پردہ متلاشیانِ حق کی راہیں مسدود ہو سکیں۔ جب اصلی ہیئت میں نہ کتاب رہی ہے اور نہ سنّت، تو صحیح راہنمائی کہاں سے حاصل ہو؟

رفتہ رفتہ اس سازشی ٹولے نے ذخیرۂ احادیث کے مقابلے میں اقوالِ ائمہ کے نام سے کتابیں مرتب کیں اور صحابہؓ کو بدنام کرنے کے لئے خانوادۂ رسولؐ کی عظیم شخصیتوں سے صحابہ کرامؓ کے اختلافات، اُن پر مظالم اور حق تلفیوں کے افسانے اس طریقے سے مشہور کیئے کہ سادہ لوح مسلمان بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

المختصر روافض کا یہ عقیدہ ہے کہ صحیح قرآن اس وقت ہماری نظروں سے اوجھل ہے امام مہدی اُسے لے کر غار میں چھپ گئے ہیں۔ (وہ مہدی جس کا وجود فی الواقع موہوم ہے) بقول شخصے ان کا ظہور اُس وقت ہو گا جب ساری دُنیا میں تین سو تیرہ پکے سچے شیعہ موجود ہوئے۔ چنانچہ شیعہ کی معتبر کتاب "احتجاج طبرسی" میں ہے:

"يَجْتَمِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ عِدَّةُ أَهْلِ بَدْرٍ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَقَاصِي الْأَرْضِ أَنْ قَالَ فَإِذَا اجْتَمَعَتْ لَهُ هٰذِهِ الْعِدَّةُ مِنْ أَهْلِ الْإِخْلَاصِ أَظْهَرَ اللّٰهُ أَمْرَهُ (ص۲۳۰ طبع ایران)

یعنی امام مہدی کے پاس اصحابِ بدر کی گنتی برابر تین سو تیرہ مرد دُنیا کے اطراف واکناف سے جمع ہو جائیں گے۔ جب مخلصین کی تعداد ہٰذا جمع ہو گی تو اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن کی دعوت کو غلبہ بخشے گا"

اب شیعہ حضرات کے لئے مقامِ غور ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوجود آج تک اپنے میں مخلصین کی مذکورہ تعداد پیدا نہ کر سکے۔ جبکہ سیّد لطف اللہ صافی ایک شیعی عالم شیعہ کی تعداد دس ملین سے زائد کا دعویدار ہے۔ اس سے ہر ذی شعور انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ آخر اتنی کثرت کا شمار کس پلڑے میں ہے؟ دُوسری بات یہ ہے کہ اس میں صحابہ کرامؓ کے ایمان و اخلاص کو بھی تسلیم کیا گیا ہے جسے ان لوگوں نے خواہ مخواہ تنازع فیہ بنا چھوڑا ہے کیونکہ یہاں تین سو تیرہ کا عدد محض مدح وارد ہوا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حزم اندلسی فرماتے ہیں :

وَمِنْ قَوْلِ الْإِمَامِيَّةِ كُلِّهَا قَدِيمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْقُرْآنَ مُبَدَّلٌ زِيدَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ وَنُقِصَ مِنْهُ كَثِيرٌ وَبُدِّلَ مِنْهُ كَثِيرٌ

(الملل والنحل ص۱۸۲ جلد ۴ مکتبۃ المثنی بغداد)

ہر دور میں سب امامیہ کا یہ عقیدہ رہا ہے کہ قرآن میں رد وبدل ہوا ہے اس میں کچھ اضافے ہیں جو اصل میں نہیں اور بہت ساری کمی وبیشی اور تبدیلی ہوئی ہے "

اسی طرح عیسائیوں نے جب قرآن کی تبدیلی پر شیعہ کے قول سے دلیل وحجت لینے کی کوشش کی تو امام موصوف نے ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا :

إِنَّ دَعْوَى الشِّيعَةِ لَيْسَتْ حُجَّةً عَلَى الْقُرْآنِ وَلَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَّا وَلَسْنَا مِنْهُمْ (الملل والنحل ص ج ۲)

شیعہ کے دعوی کو دلیل کے طور پر قرآن اور مسلمانوں کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان کا تعلق نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہمارا تعلق اُن سے ہے۔ یعنی شیعہ مسلمان نہیں ہیں "

پھر یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جس کا تذکرہ تمام شیعی کتب امہات المراجع تفسیر، حدیث فقہ۔ عقائد وغیرہ میں باقاعدہ دلائل وبراہین سے موجود ہے۔ کمال یہ ہے کہ موضوع ہذا پر مستقل ایک شیعی معتبر تصنیف موجود ہے جس کا نام ہی مسمی پر واضح برہان ہے۔ نام ملاحظہ فرمائیں :

(فَصْلُ الْخِطَابِ فِي إِثْبَاتِ تَحْرِيفِ كِتَابِ رَبِّ الْأَرْبَابِ لِلنُّورِيِّ الطَّبَرْسِيِّ)

علامہ محب الدین الخطیب اپنی شہرۂ آفاق کتاب " الخطوط العریضہ" میں رقمطراز ہیں :

" حتی کہ وہ قرآن جو ہم اہلسنت کو اور اُن کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا ایک جامع مرجع ہے۔ اِن شیعہ کے نزدیک اصولِ دین سرتاپا اس کی آیات کی تاویل پر اور اُن معانی کے انکار پر قائم ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے اور ائمہ اسلام نے اس نسل سے سمجھے جس پر قرآن نازل ہوا۔ بلکہ ایک بڑے نجفی عالم نے اور وہ الحاج مرزا حسین بن

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد تقی نوری طبرسی ہے جس کی ۱۳۲۰ھ میں وفات کے وقت شیعہ حضرات نے اتنی تعظیم و تکریم کی کہ اس کو نجف میں مشہد مرتضوی کی عمارت میں ایوان جرّ بانو عظمیٰ بنت سلطان ناصر الدین اللہ میں دفن کیا اور یہ دیوان جو قبلیہ نجفِ اشرف میں باب قبلہ سے صحن مرتضوی کی طرف اندر دائیں جانب جو اُن کے نزدیک بہت مقدس جگہ ہے اِس نجفی عالم نے ۱۲۹۲ھ کو نجف میں اس قبر کے پاس جو امام علیؓ کی طرف منسوب ہے ایک کتاب تالیف کی جس کا نام اس نے "فَصْلُ الْخِطَابِ فِیْ اِثْبَاتِ تَحْرِیْفِ کِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ" رکھا جس میں اُس نے مختلف زمانوں کے علماء شیعہ اور اُن کے مجتہدین کی سینکڑوں نصوص جمع کیں کہ قرآن میں کمی بیشی کی گئی ہے۔ طبرسی کی یہ کتاب ایران میں ۱۲۸۹ھ میں طبع ہوئی۔ اس کی طباعت کے وقت اس کے گرد ایک شور مچ گیا۔ کیونکہ شیعہ چاہتے تھے کہ قرآن کے بارے میں تشکیک اُن کے خواص ہی تک محدود رہے۔ اور اُن کی سینکڑوں معتبر کتب میں ہی بکھری رہے۔ اور یہ سب کچھ ایک ہی کتاب میں جمع نہ ہو جس کے ہزاروں نسخے شائع ہوں۔ اور ان کے مخالفین اس سے آگاہ ہوں۔ اور تمام لوگوں کی نظروں کے سامنے یہ اُن کے خلاف حجت ثابت ہو۔ جب اُن کے عقلاء نے یہ اعتراضات و ملاحظات ظاہر کئے تو اس کتاب کے مؤلف نے اس بارے میں ان کی مخالفت کی۔ اور اُس نے ایک اور کتاب تالیف کی جس کا نام اس نے "رَدُّ بَعْضِ الشُّبُهَاتِ عَنْ فَصْلِ الْخِطَابِ فِیْ اِثْبَاتِ تَحْرِیْفِ رَبِّ الْاَرْبَابِ" رکھا۔ اور یہ دفاع اس نے اپنی آخری زندگی میں اپنی موت سے تقریباً دو سال پہلے لکھا۔ اور شیعہ حضرات نے اس کے یہ ثابت کرنے کی کوشش پر کہ قرآن محرف ہے۔ اسے یہ بدلہ دیا کہ نجف میں مشہد علویؓ کی ایک ممتاز جگہ میں اسے دفن کیا۔ اور یہ نجفی عالم قرآن میں نقص وارد ہونے کے متعلق جو استشہاد کرتا ہے اور اقتباس لاتا ہے اس کا ذکر اس نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۸۰ پر ایک سورت سے کیا ہے جسے شیعہ (سورۃ الولایۃ) کہتے ہیں۔ جس میں ولایت علیؓ مذکور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالنَّبِیِّ وَالْوَلِیِّ الَّذِیْنَ بَعَثْنَا ھُمَا یَھْدِیَانِکُمْ اِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ۔"

چند سطور بعد فرماتے ہیں:

"جس طرح اس نجفی عالم نے سورۃ الولایۃ سے یہ استشہاد کیا ہے کہ قرآن محرّف ہے۔ اسی طرح کتاب (الکافی) جو شیعہ کے نزدیک وہی درجہ رکھتی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک صحیح البخاری کا ہے، اس کی ایرانی طبع ۱۲۷۸ھ کے صفحہ ۲۸۹ پر درج ذیل عبارت سے استشہاد کیا ہے ۔

عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ زِیَادَۃَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِہٖ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ (اَیْ اَبُو الْحَسَنِ الثَّانِیْ عَلِیُّ بْنُ مُوْسٰی الرِّضَا الْمُتَوَفّٰی سَنَۃَ ۲۰۶ھ) قَالَ قُلْتُ لَہٗ جُعِلْتُ فِدَاکَ اِنَّا نَسْمَعُ الْاٰیَاتِ فِی الْقُرْاٰنِ لَیْسَ ھِیَ عِنْدَنَا کَمَا نَسْمَعُھَا وَلَا نُحْسِنُ اَنْ نَقْرَأَھَا کَمَا بَلَغَنَا عَنْکُمْ فَھَلْ نَأْثَمُ فَقَالَ لَا اِقْرَأُوْا کَمَا تَعَلَّمْتُمْ فَسَیَجِیْئُکُمْ مَنْ یُعَلِّمُکُمْ۔

"ہمارے متعدد اصحاب نے سہل بن زیاد سے اس نے محمد بن سلیمان سے اس نے اپنے بعض اصحاب سے اس نے ابوالحسن (یعنی ابوالحسن ثانی علی بن موسیٰ رضا متوفی ۲۰۶ھ) سے روایت کیا۔ کہا میں نے اس سے کہا میں آپ پر قربان، ہم قرآن میں آیات سنتے ہیں جو ہمارے ہاں (قرآن میں) ایسی نہیں جیسی کہ ہم سنتے ہیں اور نہ ہم ان کی اچھی طرح سے تلاوت ہی کرسکتے ہیں جس طرح کہ آپ سے ہمیں پہنچی ہیں تو کیا ہم گناہ کا کام کرتے ہیں؟ تو اس نے کہا نہیں جس طرح تم نے سیکھا ہے پڑھتے رہو۔ جلد ہی تمہارے پاس وہ آئیگا۔ جو تمہیں تعلیم دے گا۔"

اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ کلام شیعہ نے علی بن موسیٰ رضا کے بارے میں گھڑا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے ہاں یہ فتویٰ ہے کہ جو اس طرح قرآن پڑھے کہ جس طرح لوگ مصحف عثمانؓ میں سیکھتے ہیں وہ گنہگار نہیں ہوتا۔ ویسے شیعہ کے خاص لوگ مصحف عثمانؓ کے خلاف ایک دوسرے کو بتاتے رہتے ہیں کہ اصل قرآن یہ نہیں بلکہ وہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہے جو موجود ہے یا ان کے ائمہ اہلبیت کے پاس موجود تھا۔ اُن کے اس مزعومہ قرآن کے درمیان جسے وہ راز داری سے ایک دوسرے کو بتاتے ہیں اور تقیہ کے عقیدہ پر عمل کرتے ہوتے اس کا برملا اظہار نہیں کرتے اور اس مصحف عثمانی کے درمیان وہی تقابل ہے جسے حسین بن محمد تقی نوری طبرسی نے اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب میں جمع کیا ہے۔

یہ کتاب ان کے علماء کی سینکڑوں نصوص پر مشتمل ہے جو ان کی معتبر کتب میں موجود ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شیعہ قرآن میں تحریف پر پختہ ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ قرآن کے بارے میں اُن کے اس عقیدے پر کوئی شورش و ہنگامہ برپا ہو۔

نوری طبرسی نے مسئلہ امامت پر بحث کرتے ہوئے فصل الخطاب ص۲۱۶ طبع ایران میں امام جعفر صادق کا فرمان تحریر کیا ہے:

لَوْ قُرِئَ الْقُرْآنُ كَمَا أُنْزِلَ لَأَلْفَيْتَنَا فِيهِ مُسَمَّيْنَ.

یعنی "اگر قرآن اس طرح پڑھا جاتا جیسے نازل کیا گیا تھا تو اے مخاطب تو ہمیں اس میں نام بنام پاتا"

نیز تفسیر صافی میں مقدمہ سادسہ کے تحت ص۲۵ پر ہے:

لَوْلَا أَنَّهُ زِيدَ فِي الْقُرْآنِ وَنُقِصَ مَا خَفِيَ حَقُّنَا عَلَى ذِي حِجًى.

امام باقر فرماتے ہیں اگر قرآن میں بڑھایا اور گھٹایا نہ گیا ہوتا تو ہمارا حق (یعنی امامت) کسی ذی عقل پر پوشیدہ نہ رہتا"

کلینی نے اپنی الکافی میں بسندہ بیان کیا ہے:

إِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.

(کتاب فضل القرآن۔ ج۲ ص۶۳۴)

یعنی وہ قرآن جسے لے کر جبرائیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے وہ سترہ ہزار آیات پر مشتمل تھا"

جبکہ یہ بات معروف ہے کہ قرآن کریم کی کل ۶۶۶۶ آیات ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ دو تہائی قرآن پاک ہوا کی نذر ہو گیا اور موجودہ صرف ایک تہائی ہے۔ کلینی نے باقاعدہ اپنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کافی" میں اس بات کی صراحت کی ہے اور اس کے اثبات کے لئے ایک مستقل تبویب قائم کی ہے۔

"باب ذکر الصحیفۃ والجفر والجامعۃ ومصحف فاطمہ علیہا السلام" اس کے تحت جو روایت بیان ہوئی ہے کافی تفصیلی ہے۔ چند فقروں کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں :

"پھر امام نے فرمایا ہمارے پاس مصحف فاطمہ ہے، اور لوگوں کو کیا معلوم کہ مصحف فاطمہ کیا چیز ہے۔ فرمایا وہ مصحف ہے جو تمہارے قرآن سے تین گنا زیادہ ہے اور اللہ کی قسم تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی اس میں نہیں ہے۔ بلکہ عبارت ہٰذا تو اس بات کی مؤید ہے کہ موجودہ مصحف کلی طور پر مصحفِ فاطمہ سے مختلف ہے جس کا حجم مؤلف "کافی" نے ستر ہاتھ لمبا بیان کیا ہے۔"

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ روافض کا موجودہ قرآن پر کس حد تک یقین و ایمان ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ شیعہ کے نزدیک موجودہ قرآن کی شرعی کوئی حیثیت نہیں اگر کوئی بات بادلِ نخواستہ مسلمہ یا قابلِ اعتراف ہے تو وہ صرف تقیہ کے طور پر جو دراصل جھوٹ سے تعبیر ہے۔

شاید کسی کو تردد لاحق ہو جب تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ قرآن غیر محرف ہے۔ آخر شیعہ کو کیا تکلیف ہے اسے غیر محرف کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ اصلاً اس کی وجہ یہ ہے کہ تاریخی اعتبار سے یہ امر مسلمہ ہے کہ جامع قرآن حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ ہیں۔ جب یہ لوگ حضرات شیخین کے ایمان کی حقیقت کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اُن کے جمع شدہ قرآن پر ایمان لے آئیں۔ اگر اسے تسلیم کریں تو حضرات موصوفین کی دیانت و امانت بھی تسلیم کرنی پڑتی ہے جو اُن کی عقول سخیفہ سے بالاتر شے ہے۔

أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ وَأَنْ يُلْهِمَنَا حُبَّ الرَّسُولِ وَأَهْلَ بَيْتِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ط آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

❁

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ